منظور کیا۔ اس کا جواب الجواب خلیفہ کی طرف سے چاہئے تھا۔ مگر وہ خاموش رہے اور بیچ میں ایک تیسرا شخص بقول شیخ موصوف حماقت کا اعتراف کرنے کو بول پڑا۔ اس لئے اس بارے میں آئندہ ہم ایسے اقراری لوگوں کو جواب نہ دینگے۔

"لیس کل خطاب یستحق الجواب" (اہلحدیث ۲۵ ستمبر ۲۵ء)

{اس کا جواب "الفضل" قادیان مورخہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں نکلا۔ جس کا جواب الجواب "اہلحدیث" مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۲۵ء میں دیا گیا جو درج ذیل ہے}

خلیفہ قادیان معارف قرآنیہ لکھنے کو سامنے نہیں آتے

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں!
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

ناظرین "اہلحدیث" مورخہ ۲۱۔ اگست ۲۵ء میں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ خلیفہ قادیان میاں محمود صاحب نے علماء دیوبند کو بالمقابل تفسیر القرآن پُر از معارف لکھنے کا چیلنج دیا تھا۔ خاکسار (ابوالوفاء) نے ۲۱۔ اگست کے "اہلحدیث" میں صاف لفظوں میں اس چیلنج کی منظوری دی کہ "آپ بلا شرط امرتسر میں آکر تفسیر لکھیں"۔ اس کا جواب قادیانیوں کی طرف سے ملا کہ ہم نے دیوبندیوں کو دعوت دی ہے۔ اس کے جواب میں "اہلحدیث" مورخہ ۲۵ ستمبر ۲۵ء میں ایک مضمون لکھا جس میں میں نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے میں بھی دیوبندی ہوں۔ اس لئے میں حق رکھتا ہوں کہ دیوبندی جماعت کی طرف سے اس چیلنج کو قبول کروں۔ پس آپ ضرور آئیے۔

اس کے جواب میں آنا جانا تو کیا تھا، "الفضل" نے خلیفہ کی جانب سے ایک مضمون شائع کیا کہ صاحب! آپ کیوں دخل دیتے ہیں اصل مخاطب تو ہمارے علماء دیوبند ہیں۔ تعلیمی حیثیت سے دیوبندی مراد نہیں بلکہ عقائد کی حیثیت سے مراد ہے، آپ تو اہل حدیث ہیں دیوبندی نہیں۔ ہاں اگر آپ دیوبندیوں کی طرف سے

پیش ہونا چاہیں تو دیوبندیوں سے وکالت نامہ حاصل کریں وغیرہ۔ (الفضل ۲۷-اکتوبر ۱۹۲۵ء)

ناظرین! کیا اب بھی کسی کو شک ہے کہ ؎

خود سوئے ما ندید و حیا را بہانہ ساخت

پھر کس آن و بان سے لکھتے ہیں کہ

"آپ کو قادیان میں آکر تفسیر نویسی کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ کیونکہ اگر ہم (خلیفہ صاحب) کسی دوسری جگہ جائیں تو جماعت احمدیہ کے لوگ شرف ملاقات حاصل کرنے کو آجاتے ہیں۔ اس میں جماعت کا خرچ بہت ہوتا ہے یہ ٹھیک نہیں۔" (ف)

الجواب ناظرین! ان حجتوں کو دیکھئے۔ انگلستان اور فرانس کی سیر کو جی چاہے تو فنڈ کا اسی (۸۰) ہزار روپیہ خرچ کر دیں۔ تفسیر نویسی اور کمالات مرزا دکھانے کی دعوت دیں جس کو ہم قبول کریں تو جماعت زائرین کے خرچ کی فکر ہو۔ ماشاء اللہ نکتہ فرار یہ تو خوب سوجھا۔ دراصل آپ ایسا کہنے میں اپنے بڑے حضرت کے پورے متبع ہیں۔ اُنہوں نے بھی پیر صاحب گولڑہ کو دعوت مقابلہ دی تھی۔ جب وہ لاہور آگئے تو بڑے حضرت نے اعلان کر دیا کہ میں لاہور میں کیسے جاؤں، میرے مرید تو لاہور میں کل پندرہ ہیں اور پیر صاحب کے ساتھ سرحدی لوگ بکثرت آئے ہیں وہ مجھے مار ڈالینگے۔ سچ ہے ؎ خوئے بد را بہانہ بسیار

آخری فیصلہ سنو جی! ہم زیادہ باتیں کرنا نہیں چاہتے، اس لئے آخری اعلان کر کے اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ ناظرین پبلک کو حقیقت معلوم ہو گئی ہے۔ اب اصل بات سنو!

"آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کر کے بٹالہ[1] کی جامع مسجد میں آجائیں جہاں آٹھ بجے صبح سے بارہ بجے تک مجلس ہوگی۔ جس میں مَیں اور آپ (خلیفہ قادیان) تفسیر القرآن لکھینگے۔ اسطرح سے کہ مجھ سے اور آپ سے

[1] بٹالہ امرتسر سے ۲۴ میل بجانب شمال مشرق ہے اور قادیان سے ۱۱ میل بجانب غرب ۱۲ منہ

قریب دس دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھیگا۔ ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم (انڈی پنڈنٹ) ہوگا۔"

آپ کو اختیار ہوگا ایک رکوع لیجئے دو لیجئے تین لیجئے، مریدوں کے خرچ کا اندیشہ ہے تو ان کو منع کر دیجئے کہ وہ ہرگز آپ کو ایسے امتحان میں دیکھنے نہ آئیں۔ ہاں میں ہمدردانہ بات آپ کو سمجھا دوں کہ اس مقابلہ کیلئے آنے سے پہلے اپنے رکن اعظم مولوی سرور شاہ صاحب سے ضرور مشورہ کرلیں۔ کیونکہ ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشتِ خار میں مجنوں!
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(اس کے بعد عرصہ تک خاموشی رہی۔ مدت مدید کے بعد ۷۔ مارچ ۱۹۳۰ء کے الفضل میں ایک بے حقیقت سا نوٹ نکلا۔ پھر ۲۸۔ مارچ ۱۹۳۰ء میں نکلا۔ پھر ۲۳۔ مئی ۱۹۳۰ء کے الفضل میں کسی غیر ذمہ دار کا ایک نوٹ نکلا۔ ان سب کے جواب میں "اہلحدیث" ۲۳۔ مئی ۱۹۳۰ء اور ۲۰ جون ۱۹۳۰ء میں جواب الجواب نکلا۔ پھر اُدھر سے خاموشی رہی۔ یہانتک کہ ۱۳۔ فروری ۱۹۳۱ء کے اہلحدیث میں یہ سارا اجراء درج کیا گیا جو درج ذیل ہے۔)

قادیانی تفسیر نویسی

اِدھر آ پیارے ہنر آزمائیں   تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

جناب مرزا صاحب متوفی کو یہ خاص ملکہ حاصل تھا کہ ایک جہت سے جب وہ عام رائے اپنے خلاف پاتے تو لوگوں کی توجہ دوسری طرف پھیرنے کی کوشش کرتے۔ جن دنوں پیر صاحب گولڑہ نے مرزا صاحب کے برخلاف آواز اٹھائی تو مرزا صاحب نے ۱۹۰۰ء میں ان کو اور ان کے ساتھ مجھ خاکسار اور دیگر علماء کو بالمقابل تفسیر نویسی کا نوٹس دیا۔ جس کے چند جملے یہ تھے۔

"ہم دونوں (مرزا صاحب اور پیر صاحب) قرعہ اندازی سے ایک قرآنی سورت